تقریر بابت خاندان مسیح موعودؑ

وقت 5-7 منٹ

✿✿✿ تقریر ✿✿✿

سیرت حضرت سیّدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (الطلاق:4)

ترجمہ: اور وہ اُسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جہاں سے وہ گمان بھی نہیں کر سکتا اور جو اللہ پر توکل کرے تو وہ اُس کے لئے کافی ہے۔

اہل وقار ہوویں فخر دیار ہوویں
حق پر نثار ہوویں مولیٰ کے یار ہوویں
بابرگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِيْ

معزز سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان "سیرت حضرت سیّدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا" ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مومن عورتوں کی جو صفات بیان فرمائی ہیں ہمارے لیے اُن صفات کا ایک بہترین نمونہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کی خواتینِ مبارکہ بھی ہیں جن کے دلوں میں اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت، تقویٰ اور اللہ کی مخلوق سے شفقت کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے متعلق پیشگوئیوں میں آپؑ کی ایک علامت یہ بھی تھی کہ جب وہ آئے گا تو فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ یعنی وہ شادی کرے گا اور اس کی اولاد ہوگی۔

(مشکوٰۃ کتاب الفتن باب نزول عیسیٰ الفصل الثالث)

اگر ہم غور کریں تو اس علامت کے بیان کرنے میں لازماً کوئی غیر معمولی بات تھی۔ نیز اس شادی کی خبر اور اس سے پیدا ہونے والی اولاد کی پیشگوئی کسی عام انسان نے نہیں بلکہ اللہ کے محبوب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی جو کہ ظاہر کرتی ہے کہ مسیح و مہدیؑ کی ایک شادی ایسی ضرور ہوگی جو عام شادیوں جیسی نہ ہوگی اور اس عظیم الشان شادی کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی اولاد بھی عام لوگوں کی اولاد کی طرح نہ ہوگی بلکہ ایسی مبشر اولاد ہوگی جو مسیح موعودؑ کی شکل وشباہت میں ہی نہیں بلکہ آپؑ کے اخلاق وصفات میں ان کے مماثل ہوگی اور ان کی ہی طرح مشن اور کام جاری رکھنے والی ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت اماں جانؓ کے بطن سے پیدا ہونے والی ساری اولاد کے بارے میں اُن کی پیدائش سے قبل ہی الہام ہوئے تھے۔ اس مبشر اولاد میں سب سے آخر میں پیدا ہونے والی حضرت صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ تھیں۔ حضرت صاحبزادی امۃ الحفیظ صاحبہؓ سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاں ایک صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ کی ولادت ہوئی تھی جن کے بارے میں حضورؑ کو پہلے ہی الہاماً بتا دیا گیا تھا کہ وہ جلد ہی فوت ہو جائیں گی اور پھر اسی سال دسمبر میں اُن کی وفات ہوگئی۔ حضرت مسیح موعودؑ کو دیگر بچوں کی طرح حضرت صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ کی ولادت کے بارے میں بھی خاص طور پر الہاماً خبر دی گئی۔ چنانچہ 10؍مئی 1904ء کو الہام ہو "دُختِ کرام" اس پیشگوئی کے پینتالیس دن بعد 25؍جون 1904ء کو حضرت صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ کی ولادت ہوئی۔

حضرت مسیح موعودؑ نے آپ کی تاریخ ولادت کو اپنی ڈائری میں یوں تحریر فرمایا:

”آج 25 جون 1904ء روز شنبہ کو یعنی اس رات کو جو جمعہ کا دن گزرنے کے بعد آتی ہے مطابق 10 ربیع الثانی 1322 ہجری اور دہم ہاڑ سمت 1906 میرے گھر میں لڑکی پیدا ہوئی اور اس کا نام امۃ الحفیظ رکھا گیا۔ یہی وہ لڑکی ہے جس کی نسبت الہام ہوا تھا واللّٰہُ مُخْرِجٌ مَّا کُنْتُمْ تَکْتُمُوْنَ“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعودؑ، بحوالہ دخت کرام صفحہ 31)

سامعین! حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ رضی اللہ عنہا کی پیدائش کو حقیقۃ الوحی میں اپنی صداقت کے چالیسویں نشان کے طور پیش کرتے ہوئے فرمایا:

”چالیسواں نشان یہ ہے کہ اس لڑکی کے بعد ایک اور لڑکی کی بشارت دی گئی جس کے الفاظ یہ تھے کہ دُختِ کرام چنانچہ وہ الہام الحکم اور البدر اخباروں میں اور شاید ان دونوں میں سے ایک میں شائع کیا گیا اور پھر اس کے بعد لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام امۃ الحفیظ رکھا گیا اور وہ اب تک زندہ ہے۔“

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 228)

حضرت امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ نے جب قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کیا تو 3 جولائی 1911ء کو آپؓ کی آمین ہوئی۔ بچپن میں ابتدائی جماعتوں کی پڑھائی اور لکھائی محترمہ سکینۃ النساء اہلیہ حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل سے سیکھی۔ آپؓ بے حد ذہین و فہیم تھیں۔ حصولِ علم کا اتنا شوق تھا کہ شادی کے بعد میٹرک، ادیب عالم اور انگریزی میں ایف اے کا امتحان بھی پاس کیا۔ اردو ادب کے علاوہ انگریزی ادب بھی کافی پڑھا ہوا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

”حضرت چھوٹی پھوپھی جان (حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ) اور حضرت بڑی پھوپھی جان کی دنیا کے لحاظ سے بہت معمولی تعلیم تھی لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں پرورش کا ایک یہ فیض بھی تھا کہ علم سے بڑی دلچسپی تھی اور ظاہری تعلیم نہ ہونے کے باوجود ایسی روشن دماغ تھیں ایسا وسیع مطالعہ تھا کہ اکثر مجھے یاد ہے جب بھی گئے ان کے ہاتھوں میں کتابیں ہی دیکھیں۔ بات کرنے لگے ہیں تو کتاب دہری کر کے رکھ دی تا کہ جب باتیں ختم ہوں تو پھر کتاب اٹھالیں اور اس کے نتیجہ میں ان کی زبان میں جِلا تھی۔“

(دخت کرام از سید سجاد احمد صفحہ 196)

آپؓ چھوٹی سی عمر میں ہی بہت ذہین تھیں اور خوب باتیں کیا کرتی تھیں۔ آپؓ شکل و شباہت میں حضرت مسیح موعودؑ سے کافی مشابہت رکھتی تھیں۔ آپ پاک صورت اور پاکیزہ سیرت و اخلاق کی حامل تھیں۔ حضرت مسیح موعودؑ اپنے دوسرے بچوں کی طرح آپ پر بھی اپنی خاص توجہ فرماتے تھے۔ جس کا اندازہ حضرت مسیح موعودؑ کی سورۂ آل عمران کی تفسیر میں بیان فرمودہ درج ذیل نکتہ سے بھی ہوتا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ

”حضرت عیسیٰؑ کی نسبت لکھا ہے کہ وہ مھد میں بولنے لگے۔ اس سے یہ مطلب نہیں کہ پیدا ہوتے ہی یا دو چار مہینہ کے بولنے لگے۔ اس سے یہ مطلب ہے کہ جب وہ چار برس کے ہوئے کیونکہ یہ وقت تو بچوں کے پنگھوڑے میں کھیلنے کا ہوتا ہے اور ایسے بچے کے لیے باتیں کرنا کوئی تعجب انگیز امر نہیں۔ ہماری لڑکی امۃ الحفیظ بھی بڑی باتیں کرتی ہے۔“

(الحکم جلد 11 مورخہ 31 مارچ 1907ء، صفحہ 11 تفسیر سورۃ آل عمران صفحہ 35)

آپ رضی اللہ عنہا کو حضرت مسیح موعودؑ کی حیات مبارکہ کے آخری چار سالوں میں آپؑ کی دعاؤں اور محبت و شفقت کا وافر حصہ نصیب ہوا۔ باوجود پیرانہ سالی کے حضرت مسیح موعودؑ آپؓ کی تمام معصومانہ خواہشات کا خیال رکھتے اور سارے ناز اٹھاتے تھے۔ ایک دفعہ آپؑ سیر کو جا رہے تھے کہ حضرت اماں جانؓ نے کہلا بھیجا کہ امۃ الحفیظ رو رہی ہیں اور ساتھ جانے کی ضد کر رہی ہیں۔ آپؑ نے ملازمہ کے ہاتھ ان کو بلوایا اور گود میں اٹھا کے لے چلے۔

(دخت کرام از فوزیہ شمیم صفحہ 6)

اولاد میں سے سب سے چھوٹی ہونے کی وجہ سے حضرت اماں جانؓ کو آپ سے بہت زیادہ محبت تھی اور آپ اپنی والدہ کی لاڈلی تھیں۔ حضرت اماں جانؓ نے اپنی اس بیٹی کے لیے حصول برکت کی خاطر ایک دونّی پر حضرت مسیح موعودؑ سے دعا کرا کے رکھ لی تا وصال حضرت مسیح موعودؑ کے بعد بھی تاحیات یہ برکت آپ کے ساتھ رہے۔

(دخت کرام صفحہ 6)

سامعین! حضرت صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ کا نکاح حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحبؓ فرزند حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کے ساتھ 7 جون 1915ء بمطابق 23، رجب المرجب 1333ھ بروز دوشنبہ کو مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ نے پڑھایا۔ تقریب رخصتانہ 22، فروری 1917ء مطابق 29، ربیع الثانی 1335ھ کو عمل میں آئی۔

(الفضل 24، جنوری 1917ء بحوالہ اصحاب احمد جلد 12 صفحہ 65)

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین صاحبزادوں اور چھ صاحبزادیوں سے نوازا جن میں صاحبزادی آمنہ طیّبہ بیگم صاحبہ، صاحبزادہ میاں عباس احمد خان صاحب، صاحبزادی طاہرہ بیگم صاحبہ، صاحبزادی زکیہ بیگم صاحبہ، صاحبزادی قدسیہ بیگم صاحبہ، صاحبزادی شاہدہ بیگم صاحبہ، صاحبزادہ شاہد احمد خان پاشا صاحب، صاحبزادی فوزیہ بیگم صاحبہ، صاحبزادہ میاں مصطفیٰ احمد خان صاحب شامل ہیں۔

معزز سامعین! حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کی وارث اور حضرت اماں جانؓ کی تربیت یافتہ ہونے کی وجہ سے حضرت صاحبزادی امۃ الحفیظ صاحبہؓ نے اپنی عائلی زندگی خوب بسر کی۔ اپنے خاوند سے محبت و وفا کا تعلق نبھایا۔ آپؓ تھوڑے سے پیسوں میں انتہائی سلیقے سے گھر کا خرچ چلاتی تھیں کبھی اپنے میاں پر ناجائز بوجھ نہیں ڈالا۔ قیام پاکستان کے فوراً بعد ہی حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحبؓ دل کی بیماری میں مبتلا ہوئے تو حضرت سیدہ صاحبہؓ نے اپنی خاوند کی خدمت کا صحیح معنوں میں پورا حق ادا کیا اور دن رات اپنے خاوند اور بچوں کی دیکھ بھال میں لگی رہتیں۔ اسی خدمت میں اپنی صحت کی بھی پروانہ کی۔ اس بیماری کے بعد حضرت نواب صاحب تیرہ سال زندہ رہے لیکن دوبارہ نارمل زندگی نہ گزار سکے۔ اس تمام عرصہ میں آپؓ نے خدمت کا پورا حق ادا کیا اور ہر قسم کی تفریح اپنے اوپر حرام کرلی۔ کئی ماہ تک تو آپؓ کاپنے خاوند کے کمرے سے باہر بھی نہیں نکلیں۔ ایک دفعہ بہت عرصہ کے بعد جب باہر آئیں تو سورج کی روشنی کی عادت نہ ہونے کی وجہ سے آپؓ کی آنکھیں چندھیا گئیں۔

(دخت کرام لجنہ اماء اللہ صفحہ 20-21)

آپؓ کی بیٹی محترمہ طاہرہ بیگم صاحبہ لکھتی ہیں کہ جس جانفشانی اور محنت سے امی جان نے ابا جان کی خدمت کی وہ ایک مثال ہے۔ تین تین چار چار بج رہے ہیں اور امی جان اسی طرح بھوکی کام میں مصروف ہیں۔ بڑی مشکل سے اور زور دینے سے کھڑے کھڑے دو چار نوالے منہ میں ڈالتیں اور پھر ابا جان کی (پلنگ کی) پٹی کے ساتھ لگ جاتیں۔ چار پانچ مہینے تو امی جان نے نیند بھی پوری نہیں لی۔ کبھی دس پندرہ منٹ کے لیے آنکھ جھپک جاتی اور پھر آکر ابا جان کی پشت کو دبانے لگ جاتیں۔ رات گیارہ بارہ بجے جب آپ کو تسلی ہو جاتی کہ ابا جان سو چکے ہیں تو ایک اسٹول ابا جان کی چارپائی کے ساتھ ملالیتیں اور اس پر ٹیڑھی ہو کر اس حالت میں لیٹ جاتیں کہ سر اور شانے ابا جان کے پلنگ کی پٹی پر اور ہاتھ ابا جان پر ہوتا تھا۔

سامعین! حضرت امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ کا ایک نمایاں وصف انفاق فی سبیل اللہ تھا۔ آپ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ اگرچہ آپ ارشاد حضرت مسیح موعودؑ کے تحت نظام وصیت سے مستثنیٰ تھیں لیکن آپ چندہ عام کے ساتھ حصہ جائیداد بھی ادا فرمایا کرتی تھیں۔ تحریک جدید کے مالی سال کا آغاز ہوتے ہی وعدہ لکھوانے کے ساتھ ہی ادائیگی کردیتی تھیں۔ اس کے علاوہ مختلف مدات میں بھی چندہ دیا کرتی تھیں۔ جیسے چندہ برائے زنانہ وارڈ نور ہسپتال، چندہ برائے انسداد ارتداد علاقہ ملکانہ، چندہ برائے مسجد لندن، چندہ برائے توسیع بہشتی مقبرہ قادیان، ریزروفنڈ تحریک، چندہ برائے توسیع اشاعت رسالہ ریویو آف ریلیجنز، تعمیر عمارت دفاتر مجلس خدام الاحمدیہ قادیان وغیرہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

(تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد 4 صفحہ 539)

مجلس خدام الاحمدیہ نے لوائے احمدیت سینے کے لیے وہ کپڑا بھجوایا (جس کے لیے کپاس صحابہ حضرت مسیح موعودؑ نے بوئی تھی اور جس کو سینے کی سعادت حضور کی صحابیات کو حاصل ہوئی تھی) تاکہ صحابیات سے سلوایا جائے چنانچہ ربوہ میں موجود صحابیات کو یہ شرف حاصل ہوا۔ صحابیات کی فہرست میں کُل بیس ناموں پر مشتمل ہے جس میں دوسرا نام حضرت سیّدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کا ہے۔

(دُختِ کرام از سید سجاد احمد صفحہ 111)

مسجد محمود زیورچ (سوئٹزرلینڈ) کا سنگِ بنیاد آپؓ کے دستِ مبارک سے رکھا گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک انگوٹھی جو حضورؑ اپنے دستِ مبارک میں پہنا کرتے تھے اور حضورؑ کی وفات کے بعد حضرت اماں جانؓ کے ذریعہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو منتقل ہوئی اور آپ کے بعد سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو اور پھر حضرت سیّدنا مرزا طاہر احمد صاحب

کے خلیفۃ المسیح الرابع منتخب ہونے پر پہلی عام بیعت لینے کے بعد جب حضور قصرِ خلافت تشریف لے گئے تو حضرت سیّدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے یہ متبرک انگوٹھی اپنے دستِ مبارک سے حضورؒ کی انگلی میں پہنائی۔

(دُختِ کرام از سید سجاد احمد صفحہ 282)

اب یہ انگوٹھی ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دستِ مبارک کی زینت بنی ہوئی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی مبشر اولاد میں سے ہونے کی وجہ سے حضرت سیدہ صاحبہؓ تمام اوصاف حمیدہ سے متصف تھیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں ہمیشہ مصروف رہتیں۔ قال اللہ اور قال الرسول پر تاحیات کاربند رہیں۔ تربیت اولاد کا خاص خیال رکھتیں۔ کام کرنے والی خادماؤں سے نہایت شفقت سے پیش آتیں اور ان سے عفو کا سلوک فرماتیں۔ انتظامی صلاحیت بدرجہ اُتم موجود تھی۔ صبر وضبط کا پیکر تھیں۔ آپؓ کی منجھلی صاحبزادی مکرمہ طاہرہ بیگم صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ

”میری امی بہت تقویٰ شعار اور خدا سے بے حد پیار کرنے والی، بے حد صابر وشاکر کبھی کسی کا برا نہ چاہتی تھیں ہر ایک سے بے حد محبت کرنے والی اور جس سے ایک دفعہ تعلق ہو جائے اس کو ہمیشہ نبھاتی تھیں۔ میری امی کو بخل، حسد اور ریس سے دُور کا بھی واسطہ نہ تھا۔ معاملہ کی بہت صاف تھیں..... جھوٹ بولنے سے بھی بے حد متنفر تھیں، ہمیشہ صاف اور کھری بات کرنے کو پسند کرتی تھیں۔ بوجود اپنی اتنی کمزوری اور بیماری کے قرآن مجید کی تلاوت روزانہ کرتی تھیں...ایک خاص وصف خدا تعالیٰ پر توکل تھا۔ ایک دفعہ امی کو شہد کی ضرورت پڑی۔ اتفاق سے اس وقت شہد موجود نہیں تھا۔ میں نے کہا امی! ابھی جا کر سیدی حضرت بھائی جان (حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحبؒ) سے لے آتی ہوں۔ ان کے پاس بہت سا شہد آیا ہے...امی نے فوراً کہا: نہیں! میں نے کسی سے نہیں مانگنا۔ جب اللہ تعالیٰ خود میری تمام ضرورتیں پوری کرتا ہے تو میں کسی کو کیوں کہوں اور پھر میں نے دیکھا اسی دن یا دوسرے دن ہی کسی نے امی کو بہت اچھا خالص شہد تحفۃً بھجوا دیا۔ غرضیکہ میری امی میں بہت ہی خودداری تھی۔ وہ ایمان اور ایقان میں غیر متزلزل ہستی تھیں۔ وہ حضرت مسیح موعودؑ کے الہام ”دُختِ کرام“ کی حقیقی تصویر تھیں۔“

(دختِ کرام صفحہ 277-278)

سامعین! آپؓ نماز ہمیشہ اپنے وقت پر ادا کرتیں اور نماز جمع کر کے پڑھنے کی عادت نہ تھی۔ ایک دفعہ آپؓ شدید بیمار تھیں اور تقریباً دو دن تک بے ہوش رہیں۔ ہوش میں آئیں تو کمزوری اتنی تھی کہ بات نہ کر سکتی تھیں لیکن جو پہلی چیز آپؓ نے اشارۃً طلب کی وہ پاک مٹی کی تھیلی تھی جس سے تیمم کر کے آپؓ نماز ادا کرتی تھیں۔ جب آپؓ نے تیمم کیا تو نماز ادا کرنے کی کوشش میں دوبارہ بے ہوش ہو گئیں اور ایسا کئی دفعہ ہوا۔ جو لڑکیاں آپؓ کے پاس رہتی تھیں انہیں نماز بروقت ادا کرنے کی تلقین فرماتی تھیں اور ہر نماز کے وقت ہر لڑکی کو پوچھتیں کہ اُس نے نماز ادا کی ہے یا نہیں۔

آپؓ کی بیٹی محترمہ فوزیہ بیگم صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ مجھے کہا کہ انسان سمجھتا ہے کہ میں گھبراہٹ میں دعا نہیں کر سکتا۔ مگر زبردستی کمرہ بند کر کے نفلوں کی نیت باندھ کر دعا شروع کر دو پھر دیکھو خود بخود دعا نکلنی شروع ہو جائے گی۔ دو نفل نو دس بجے دن اور دو یا چار نفل تہجد کے پڑھ کے تو دیکھو اللہ تعالیٰ کیسا فضل کرتا ہے۔ جب بندہ مانگے ہی نہ تو وہ کیوں دے! فرماتی تھیں کہ جس نے دعا کی عادت کو اپنا لیا اس نے سب ہی کچھ پا لیا۔

فوزیہ بیگم صاحبہ ہی بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ میری بیٹی سمیرا نے کسی چیز کے لیے خط لکھ کر پیسے مانگے تو اس کو بڑا پیارا جواب دیا۔ اس کی خواہش بھی پوری کر دی لیکن ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ جس چیز کی ضرورت ہو اللہ میاں سے مانگا کرو۔ دعاؤں کی عادت ڈالو۔ ہاں انسانوں میں صرف میرے کان میں چپکے سے کہہ دیا کرو۔

آپؓ خود بھی بہت زندہ دل تھیں اور اپنے بچوں کو بھی ہمیشہ عزم وہمت اور خوش دلی کی نصیحت کرتیں۔ فرماتیں کہ زندگی میں جو گھڑی بھی خوشی کی ملے اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ وقت اور حالات کی وجہ سے خود پر افسردگی اور غم طاری رکھنا بُری بات ہے، ناشکری ہے، توکّل کے خلاف ہے، اپنے سے کمزور کو دیکھو، اپنا حوصلہ بلند رکھو، اعتماد پیدا کرو۔ بس دعا نہ چھوڑو اللہ سے رشتہ جوڑ لو سب ٹھیک ہو جائے گا۔

محترمہ امۃ الودود صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ آپؓ اپنے خادموں سے بہت شفقت کا سلوک فرماتی تھیں۔ اگر کبھی کسی کی صحت خراب ہو جاتی تو اس کا بہت خیال رکھتیں اور اس کے لیے ادویات کا انتظام کرنے کے علاوہ بار بار اس کا حال بھی دریافت فرماتی تھیں۔ آخری ایام میں بوجہ ضعف آپؓ کو نیند بہت کم آتی تھی اس لیے بیماری کے سبب اگر کسی خادمہ کو رات کے وقت جگاتیں تو پھر اس کے لیے بہت دعائیں کرتیں اور پھر دن کو بتاتیں کہ آج رات میں نے تمہارے لیے بہت دعائیں کیں۔ خدمت کرنے والی لڑکیوں کے بارہ میں اکثر کہتے سنا کہ یہ میری بیٹیاں ہیں جو میری خدمت کرتی ہیں۔

(خدیجہ 2013ء شمارہ نمبر 1 صفحہ 172)

اگر کھانے کے وقت کوئی مہمان آجاتا تو اُسے بغیر کھانا کھائے نہیں جانے دیتی تھیں یہاں تک کہ آپ نے باورچی کو مستقل ہدایت دے رکھی تھی کہ کھانے کے وقت میرے گھر سے کوئی مہمان کھانا کھائے بغیر نہیں جانا چاہیے۔

(دُختِ کرام از سید سجاد احمد صفحہ 408)

آپؓ کو ورزش کرنا بہت پسند تھا۔ اکثر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ اور آپؓ اپنے صحن میں چہل قدمی کرتیں۔ بعض اوقات آپؓ اپنی بچیوں کے ساتھ صحن میں تیز تیز چہل قدمی کرتی تھیں اور ساتھ ساتھ گفتگو بھی کرتی رہتیں۔ ربوہ میں اکثر عزیزوں کے گھر آپؓ جب تک صحت کی حالت میں رہیں پیدل ہی جاتی تھیں۔

(دختِ کرام، لجنہ اماء اللہ صفحہ 33)

معزز سامعین! حضرت سیدہ کی زندگی توکل علی اللہ اور عشقِ الٰہی کی عکاس تھی۔ جیسا کہ خاکسار نے ابتداء میں تلاوت کی کہ "اور وہ اُسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جہاں سے وہ گمان بھی نہیں کرسکتا" آپؓ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ساری عمر وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ کا سلوک فرمایا اور حضرت مسیح موعودؑ کے اس آسمانی خزانہ سے جو آسمان پر اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے رکھا ہوا تھا انہیں بھی حصہ ملتا رہا اور معجزانہ رنگ میں اللہ تعالیٰ نے آپؓ کے سارے کام کیے اور ساری ضرورتیں پوری ہوتی رہیں اور زندگی کے ہر مرحلہ میں آپؓ فائز المرام رہیں۔ آپؓ کی زندگی میں بہت سے ایسے مواقع آئے کہ کوئی چیز موجود نہ تھی اور آپ نے اس کی خواہش کی تو اللہ تعالیٰ نے غیب سے اس کے سامان کر دیے۔ چھوٹی سے چھوٹی خواہش اور بڑی سے بڑی آرزو کی تکمیل اللہ تعالیٰ نے کی۔

(دُختِ کرام از سید سجاد احمد صفحہ 26)

سامعین! حضرت امۃ الحفیظ صاحبہ کو امامِ وقت سے بے حد پیار تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے بارہ میں فرماتیں "میاں طاری" مجھے بچپن سے ہی بہت پیارے تھے اور جب حضورؒ آپؓ سے ملنے تشریف لاتے تو ہمیشہ اُنہیں گلے ملتیں اور آبدیدہ ہو جاتیں اور ہر اہم کام حضورؒ کے مشورہ اور اجازت سے انجام دیتیں تھیں یہاں تک کہ آپ کو علاج کی خاطر لاہور لے کر جانا تھا تو پہلے حضورؒ کو اطلاع دی اور اجازت چاہی جب حضورؒ نے اجازت دی تو پھر علاج کے لیے لاہور تشریف لے گئیں۔

(دُختِ کرام از سید سجاد احمد صفحہ 408)

سامعین کرام! حضرت صاحبزادی سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ اپنی حیاتِ مبارکہ کی 83 بہاریں دیکھ کر 6 مئی 1987ء کو پونے تین بجے سہ پہر بیت الکرام ربوہ میں وفات پاگئیں۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔ آپ کی نمازِ جنازہ مورخہ 7 مئی کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ہدایت پر حضرت مولوی محمد حسین صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ نے مسجد اقصیٰ ربوہ میں پڑھائی اور تدفین احاطہ خاص بہشتی مقبرہ دارالفضل میں ہوئی۔ آپؓ کی وفات پر خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا "حضرت پھوپھی جانؓ میرے میری والدہ کی طرح تھیں جو مجھ سے جُدا ہو گئیں"

آپؓ نے ساری زندگی قال اللہ اور قال الرسول پر عمل پیرا ہو کر گزاری۔ آپ جیسی بزرگ ہستیاں برکاتِ الٰہی کا مورد ہوتی ہیں اور اِن کی دعاؤں سے ایک عالم فیض یاب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی حضرت سیّدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

مری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسلِ سیدہ ہے
یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فَسُبحَانَ الَّذِی اَخزَی الاَعَادِی

(کمپوزڈ بائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

✡✡✡✡